Registered. L. No 288.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غ...

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان
آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

ان اللہ قال صح لکم وقت مسیحہ وما تزدہ من اللہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

نمبر ۷ — جلد ۴

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور بروز دسمبر تک ...ء سال ہوئے مین جبکہ البدر پورے معنون کے ساتھ اپنے ... سال کی یادگار میں آپکی فتح ولفرۃ کا زمانہ طلوع ہوا

Digitized by Khilafat Library

حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفی ما را امام و پیشوا

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

معجزات و ہم حق از ما ہست
منکر آں مورد لعن خداست

بہرہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آں سوئے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جا بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

یکدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنھیں حضرت اقدس بیعت لیتے مین ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے مین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - تین بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

عوام سے قیمت سالانہ ... اور وقتاً فوقتاً اشاعت کا ہم کارخانہ کی مالیت سے جو حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ... بار یا ... بار ضرور ہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
فی سطر کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک صفحہ کے ... سال ... کم سے کم ... اجرت علاوہ اخراجات مطبع و کاغذ وغیرہ فی صدی ... ہے ۔

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۱۹ فروری ۱۹۰۵ء

آج کا دن اپنے سماں میں ایک مبارک دن تھا کیونکہ غالباً ۲ ماہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مغرب اور عشا کے درمیان مجلس فرمائی اور جو رسالہ دربارہ نسخ مقدمہ حضور تصنیف فرما رہے ہیں اُس کے مجوزہ مضامین کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

اسکے بعد ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا۔ مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخشدوں۔ خاوند کہتا رہا۔ کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مرگئی ہے۔ خاوند کیا کرے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اُسے چاہیئے کہ اسکا مہر اسکے وارثوں کو دیدے۔ اگر اسکی اولاد ہے [illegible] وارثوں میں سے ہے شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علی ہذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔

لطیفہ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اثناء گفتگو میں ذکر کیا۔ کہ یہ ایک لطیف بات ہے کہ جسقدر مجدد گذرے ہیں ان کے نام میں محمد یا احمد کی جزو ضروری ہوتی رہی ہے۔ قسطنطنیہ میں عجیب قسم کے نام لوگوں کے ہوتے ہیں مگر وہ محمد جس نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا اسکے نام میں بھی محمد کا لفظ تھا۔

معجزات میں افراط و تفریط موجودہ زمانہ کے حالات پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک گروہ تو معجزات سے قطعی منکر ہے جیسے کہ نیچری اور آریہ وغیرہ انہوں نے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ افراط کیطرف چلا گیا ہے جیسے کہ بعض لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے معجزات بیان کیا کرتے ہیں کہ ۱۲ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی نکالی اور حضرت عزرائیل کے ہاتھ سے آسمان پر جا کر قبض شدہ ارواح چھین لیں۔ سو اصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے معجزہ کی حقیقت کو نہیں سمجھا ہے۔ معجزہ سے مراد فرقان ہے جو حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھا دے اور خدا کی ہستی پر شاہد ناطق ہو۔

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء

ہدایت اور ضلالت خدا کے ہاتھ میں ہے مغرب کی نماز کی بعد حضور علیہ السلام نے عشاء کی نماز سے کچھ پیشتر تشریف لا کر مجلس فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا تذکرہ رہا بعض کفار کی حالت پر آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک اسے ہدایت کی راہ نصیب نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ موت تک کفر ہی پر راضی رہتے ہیں اور کبھی انکو یہ خیال نہیں گذرتا کہ ہم غلطی پر ہیں حتیٰ کہ اسی میں مر جاتے ہیں۔

بعدہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان فرمایا کہ چند یوم ہوئے ایک دوست بیان کرتے تھے کہ ان کے گاؤں کی آبادی [illegible] باشندوں کی تھی طاعون جو پڑی تو سب کے سب ہلاک ہو گئے صرف [illegible] شخص بچے۔ اور ان میں سے بھی صرف ۹ کس تندرست تھے اور باقی کچھ نہ کچھ مریض ہی تھے اون ۹ میں انکا چچا بھی تھا اُسے ملنے آیا کہ اسقدر عبرتناک حادثہ موت کا چونکہ گاؤں میں گذرا ہے ممکن ہے کہ چچا کا دل رقیق ہوا ہو۔ چلو اسے چلکر تبلیغ کر آویں شاید ہدایت نصیب ہو۔ باوجود اسکے کہ لوگوں نے اس طاعون زدہ گاؤں میں جانے سے روکا مگر تبلیغ حق کے جوش میں وہ چلے گئے۔ اور جاکر اپنے چچا کو یہ مسئلہ [illegible] وقت کی نسبت سمجھایا۔ چچا نے یہ جواب دیا کہ اگر یہ طاعون مرزے کی مخالفت کیوجہ سے ہے تو مجھے خوشی ہے اس سے مرجانا قبول ہے بیشک مجھے طاعون ہو انجام یہ ہوا کہ وہ اور اسکا تمام بال بچہ تباہ اور ہلاک ہو گیا مگر مخالفت پر برابر آمادہ رہا اور مرتے دم تک نہ مانا۔

۲۱ فروری ۱۹۰۵ء

مغرب اور عشاء کے مابین حسب دستور قریب ایک گھنٹہ کے حضور نے مجلس فرمائی۔ اول رسالہ زیر تصنیف کا ذکر رہا۔

فارغ نشینی اچھی نہیں فرمایا کہ اول بوجہ علالت طبع کے فارغ نشینی رہی اب خدا نے کچھ صحت عطا فرمائی ہے تو قلم میں بھی قوت آگئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ صحت رکھے تو فارغ نشینی اچھی نہیں ہے۔ بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے۔

دہریت کا علاج نبوت سے فرمایا کہ دہریہ پن کو اگر کوئی شے جلا سکتی ہے تو وہ صرف انبیا کا وجود ہے ورنہ عقلی دلائل سے وہاں کچھ نہیں بنتا کیونکہ عقل کی حد سے تو بہتیری گذر کر وہ دہریہ بنتا ہے پھر عقل کی پیش اسکے آگے کب چلتی ہے

خدا نمائی کی ضرورت فرمایا کہ آجکل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے در اصل اگر دیکھا جاوے تو خدا کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا کو وہ مانتے ہیں۔ لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو اُن کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیا کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال انسے صادر ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جبکہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اسکے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے۔ تو وہ اسکے نزدیک نہیں جاتا۔ اور نہیں کھاتا۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ میں اگر کھاؤنگا۔ تو مر جاؤنگا۔ پس اگر خدا کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک خالق اور قادر جانکر نافرمانی کیوں کرتا۔ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باریتعالیٰ کا ہے اور قابل قدر وہی مذہب ہو سکتا ہے۔ جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے۔ تاکہ دلوں پر اثر پڑسکے۔ در اصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے عیسائیوں نے بھی فرقان کا دعوےٰ کیا ہے کہ انجیل نے ایمانداروں کی فلاں فلاں علامت قرار دی ہے مگر اب وہ کسی میں بھی پائی نہیں جاتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایمان کا نام و نشان نہیں۔ مگر اسلام میں فرقان کی سب علامات موجود ہیں

براہین احمدیہ عہد عتیق ہے جو براہین احمدیہ کا حصہ چھپ چکا ہے اس پر ذکر چلا۔ فرمایا۔ کہ اس میں خدا کی حکمت تھی۔ ورنہ اگر وہ چاہتا تو اُسے ہم لکھتے ہی رہتے۔ لیکن خدا نے اب اول حصہ کو منقطع کر کے بائبل کے عہد عتیق کیطرح الگ کر دیا ہے۔ کیونکہ جو پیشگوئیاں اس میں درج ہیں۔ وہ اب اس اثنا میں پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو حصہ اب کا طبع ہوگا وہ عہد جدید ہوگا۔ جس میں سابقہ حصہ کے حوالے ہونگے۔ کہ خدا نے یوں فرمایا تھا اور وہ اس طرح پورا ہو کر رہا۔

سادگی سچائی کی دلیل ہے براہین میں ہم نے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے آوینگے اس پر لوگوں نے اعتراض کئے کہ تناقض ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اُسی براہین میں ہم نے تو [illegible] الہامات بھی درج کئے ہیں جن میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ اور پھر صرف نام ہی نہیں۔ بلکہ جو کام مسیح نے اگر کرنا ہے۔ اس کی نسبت بھی الہامات میری نسبت ہی درج ہیں۔ پس یہ تناقض تو سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر بناوٹ ہوتی۔ تو تناقض نہ جمع کیا جاتا۔ مگر [illegible] کی نظر انسان کی غلطی پر تو پڑتی ہے۔ اور خدا کے کلام پر جو اس میں درج ہے۔ نہیں پڑتی۔

الہام کل یا پرسوں آپ کو الہام ہوا۔

انما امرک اذا اردت شیئا

ان تقول له کن فیکون

ضرور پڑھو

گذشتہ نمبر میں اطلاع دے چکے ہیں۔ کہ وی پی ارسال ہو رہے ہیں۔ اب پھر دوبارہ یاد دلایا جاتا ہے کہ معزز احباب اس کی وصولی کیلئے طیار رہیں۔ اور انکاری کر کے کارخانہ کو زیر بار نہ کیا جاوے۔ (مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ مارچ سے یہ سعی جاتی ہے اگر اللہ تعالیٰ بھی چاہے کہ اخبار ذیل کی تاریخوں پر ایک ماہ میں چار بار شایع ہو۔ آجتک ایک ماہ میں ۳ بار دیا جاتا رہا ہے اور اس لئے یہ نمبر ترتیب تاریخ کے لحاظ سے بہت دیر سے شائع ہوتا ہے وہ تاریخیں یہ ہیں

۵-۱۳-۲۱-۲۹

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے ضروری اشتہار

الوصیت

قال اللہ عزّ وجلّ۔ قُل مَا یَعبؤُ بِکُم رَبّی لَولا دُعاءُکم

یعنی ان کو کہدے۔ کہ میرا خدا تمہاری پرواکیا رکھتا ہے۔ اگر تم بندگی نکرو اور دعا میں مشغول نہ رہو دوستو! اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے۔ آپ صاحبان کو معلوم ہوگا۔ کہ میں نے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخبار نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الہیٰ شایع کرائی تھی۔ کہ عفت الدیار محلہا و مقامہا یعنی یہ ملک عذاب الہیٰ سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہیگی۔ اور نہ عارضی امن کی جگہ۔ یعنی طاعون کی وبا ہر یک جگہ عام طور پر پڑیگی۔ اور سخت پڑیگی۔ دیکھو اخبار الحکم پرچہ مورخہ ۳۱۔ مئی سنہ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ کالم ۳۔ اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ صفحہ ۱۵۔ مورخہ ۲۴۔ مئی و یکم جون سنہ ۱۹۰۴ء۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت قریب آگیا ہے۔ میں نے اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں۔ بطور کشف دیکھا ہے۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے مونہہ پر یہ الہام الہیٰ تہا۔ کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ کہ میں بیدار ہوگیا۔ اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے۔ مین نے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا۔ دوستو! اٹھو اور ہوشیار ہوجاؤ۔ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہیں ہے۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے۔ کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں۔ اب دکھ اٹھاکر اور سوز و گداز اختیار کرکے اپنا کفارہ آپ دو۔ اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو۔ اور تقویٰ کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ۔ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے۔ کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں۔ نہ مردوں کی لاشوں کو وہ دیکھ کر۔ وہ خوف کرنے والوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال سکتا ہے۔ جاہل کہتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی کیوں ٹل گئی۔ لیکن اگر خدا میں یہ عادت نہ ہوتی۔ کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور بکا سے ان بلاؤں کو دور کر دیتا۔ جن کا اس نے ارادہ کیا ہے۔ یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کرچکا ہے۔ تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی۔ سو نیکی کرو۔ اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خداتعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو بیمار کیطرح اُفتان خیزاں اس کی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہونچاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہیں۔ تو مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کی راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں۔ اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ۔ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ایسے تقوے کی راہ پر قدم مارو۔ کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الہیٰ کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بیجا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو۔ اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانا سا بنادے۔ بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہیں۔ کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں۔ کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو۔ اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو۔ تو ایسے مت بنو۔ عجب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کیطرف ایک نظر بھی اٹھاکر نہیں دیکھتا۔ اور بدبودار تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے۔ سو تقوے سے پورا حصہ لو۔ اور خداترسی کا کامل وزن اختیار کرو۔ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ تا تم پر رحم ہو۔ تم میں سے کون ہے۔ کہ جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے۔ یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کی راضی نہیں کر سکتے جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ۔ اپنے دشمنوں کے لئے ناحق جوشوں کا مقابلہ مت کرو۔ تا تم بھی ایسے ہی نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس اگر وہ تمہیں ستاویں۔ اور دکھ دیں۔ یا تمہیں جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہنسی ٹھٹھا کا طریق اختیار کریں۔ تو تم صبر کر کے چپ رہو۔ تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے۔ تمہیں بدلہ دے۔ یقیناً سمجھو۔ کہ یہ وہ دن آرہے ہیں۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے۔ ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیاں پوری ہو جاویں۔ جو ابتدا سے نبیوں نے کی تھیں۔ خدا نے آج سے پچیس ۲۵ برس پہلے طاعون کی خبر مجکو دی تھی۔ جو براہین احمدیہ میں شایع ہو چکی تھی۔ پھر اس وقت خبر دی۔ جب یہ ملک اس بیماری سے پاک تہا۔ وہ خبر بھی شایع ہو چکی۔ اور پھر طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر جو عنقریب ہونے والا ہے۔ یہ اس لئے ہوئی کہ تا لوگ متنبہ ہو جاویں۔ ان چالاک لوگوں کی پیروی مت کرو۔ جن کے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہیں۔ جو دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے۔ اور آپ اس سے دور ہیں۔ خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ کس کی زندگی لعنتی۔ اور کس کی زندگی پاک ہے۔ پس تم ایسی دردناک دعاؤں میں لگ جاؤ۔ گویا مر ہی جاؤ۔ تا دوسری موت سے خدا تمہیں بچا دے۔ دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں۔ مگر دنیا نہیں سمجھتی۔ لیکن کسی دن سمجھیگی۔ دیکھو میں اس وقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں۔ اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آویں۔ میں نے اطلاع دیدی ہے۔ اب میں ختم کرتا ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی۔ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۵ء

اطلاع۔ اور میں نے ان دنوں میں خداتعالیٰ کے بعض نشانوں اور خاص ہدایتوں کے ظاہر کرنے کے لئے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام نصرت الحق ہے۔ وہ قادیان میں چھپ رہی ہے۔ اور صاحبزادہ پیر منظور محمد کو دیدی ہے۔ تا وہی چھاپ کر شایع کریں۔ ہر ایک طالب حق کو اس کا دیکھنا ضروری ہے۔ چاہیئے کہ ان سے قیمتاً طلب کریں

نتیجہ معائینہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

جو کہ ۲۰۔ فروری سنہ ۱۹۰۵ء کو ہوا۔

نقشہ تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان جس کا معائینہ ۲۰۔ فروری ۱۹۰۵ کو کیا گیا

سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ۔ انٹرنس ۱/۸۔ چہارم ہائی ۴/۱۴۔ سوم مڈل ۸+۷ / ۸+۷

دوم مڈل ۱۲/۱۳۔ اول مڈل ۱۳/۱۴ = ۵۵/۵۶ + ۵

پرائمری ڈیپارٹمنٹ پنجم ۱۲/۱۴۔ چہارم ۱۸/۱۸۔ سوم ۲۰/۲۰۔ دوم ۱۱/۱۱

اول ۲۶/۲۶ = ۸۸/۸۹

مسلمان ۱۴۱۔ سکھ ۱۔ ہندو ۴ = ۱۴۵

فیس سماعی للعہ ۱۰ار۔ ترقی ماعہ ۱۰ار

مین نے بمعہ مولوی محمد اشرف صاحب بی۔ اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع گورداسپور کے اس سکول کا معائنہ کیا۔ سال گذشتہ سے تین لڑکے تعداد میں زیادہ ہیں۔ رجسٹر بڑی صفائی اور صحت کے ساتھ رکھے ہوئے ہیں اور قوانین مابین مدارس پر پورا عملدرآمد ہے۔ فیسوں کی شرح بورڈ سکولوں کی شرح فیس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے۔ اور معاف اور نصف معاف طالب علموں کی تعداد اب گھٹاکر قریباً مطابق ضابطہ تعلیم کی ہدایات کے کردی گئی ہے۔ مدرسہ کی سالانہ آمدنی میں قریباً ماعہ روپیہ آگے سے زیادہ ہے۔ مدرسہ کا سالانہ خرچ للعہ سا للعہ ہوا ہے۔ جس کے مقابل چندوں اور عطیوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ ورزش جسمانی کا بھی آغاز ہو گیا ہے۔ جس کے لئے ایک معلم رکھا گیا ہے (Parallel bars اور Horizontal bars) لگادئے گئے ہیں

انتظام تشفی بخش ہے۔ اور لڑکوں کی روش بادب ہے۔ درس کتب دینی کے علاوہ سکیم تعلیم وہی ہے۔ جو سرکاری مدارس میں رائج ہے۔ عملہ مدرسہ قریباً قریباً وہی ہے۔ جو پہلے تہا۔ اور کافی ہے۔ اور استاد خاصے لائق ہیں۔ عمارت ضرورت کے مطابق کافی ہے۔ اور ہر طرح کے سامان ضروریہ سے مہیا ہے۔ تعلیم سائنس بسبب آلات کے موجود نہ ہونے کے فی الحال سکیم مدرسہ سے خارج کردی گئی ہے۔ بورڈنگ ہوس میں ۵۴ لڑکے ہیں جن کا انتظام عمدہ اور نگرانی خوب ہوتی ہے۔ سوم مڈل کا امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب نے لیا تہا۔ جس میں سات طلباء میں سے چھ طلباء چہارم

درس قرآن سے کچھ

سورۂ ھود رکوع ۸ نمبر

ہم نے مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیوین تا کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

والی ملاین اخاھم شعیبا قال یقوم اعبدوا اللہ ... الخ واعظوں کے فرائض پر اگر نظر کیجاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ بہت ہی کم ایسے واعظ ہیں جو کہ اپنے فرض منصبی کو خشیۃ اللہ سے بجالاتے ہیں۔ اکثر حصہ ان کا ایسا ہے۔ جو صرف مسلّم باتوں کو لوگوں کے آگے بیان کر کے ان کو خوش کر دیتا ہے۔ حالانکہ ان باتوں سے لوگوں کو فایدہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ضرورت ہوتی ہے یا بعض واعظیں کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ زمانہ قدیم کے علماء مثل ارسطو وغیرہ کے قصے لے بیٹھتے ہیں۔ اور بعض غیر ضروری مسایل بیان کرتے رہتے ہیں۔ جیسے ماں سے بہن سے زنا نہیں کرنا چاہیئے۔ وغیرہ۔ یہ تمام اقسام واعظیں کے اس قسم کے ہیں۔ جو کہ واعظ کی ضرورت اور علت غائی سے بالکل ناواقف ہیں۔ واعظ کا اصل منصب یہ ہے۔ کہ اول وہ مشاہدہ کرے۔ کہ سامعین میں کس بات کی کمی ہے۔ کون کون سے امراض روحانی انہیں لاحق ہیں۔ اور وہ کون کون سے پہلو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ہیں۔ جن کیطرف ان کی توجہ نہیں ہے اور پھر ان کے مطابق وعظ کر کے لوگوں کو ان کی غفلت اور غلطی پر آگاہ کرے۔ جو واعظ محل اور موقع کے لحاظ سے وعظ نہیں کرتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ وہ عند اللہ قابل مواخذت ہے جیسے غلطی واعظیں میں ہوتی ہے ویسے ہی سامعین میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ کہ وہ سچے اور حقیقی واعظوں پر اس لئے ناراض ہوتے ہیں۔ کہ وہ ان کے حسنات کے ذکر کو ترک کر کے عیب کا ذکر کیوں کرتے ہیں اور ایک ہی عیب پر کیوں زور دیئے چلے جاتے ہیں۔ سامعین کے اس قسم کے خیالات انکی جہالت پر مبنی ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر انسان کا سارا جسم تندرست ہو۔ لیکن ایک حصہ میں بیماری ہو۔ تو طبیب صرف اسی کا علاج کرے گا۔ اور بار بار اُسے دیکھے گا۔ یہی حال واعظ کا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مختلف لوگ آکر سوال کرتے تھے۔ کہ یا حضرت سب سے بڑی نیکی کیا ہے۔ تو ہر ایک کو آپ الگ الگ جوابدیا کرتے تھے۔ کسی کو کہا۔ کہ ماں باپ کی خدمت کرو۔ کسی کو جہاد کی نصیحت کی۔ کسی کو مال خرچ کرنے کو کہا۔ ایک کو آپنے اپنی زبان پکڑ کر کہا۔ کہ اسے قابو میں رکھ۔ ایک کو مغلوب الغضب ہونے سے منع کیا۔ تو اس پر بعض نے اعتراض کیا ہے۔ کہ سوال تو ایک تھا۔ مختلف جواب کیوں دیئے۔ تو بات یہ ہے۔ کہ انبیاء اُمت کے حکیم ہوتے ہیں۔ وہ جس میں جس خلق کی کمزوری دیکھتے ہیں۔ اس کی تکمیل اور نگہداشت کی ہی تاکید کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کے نیکی کرنے کے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی تو قوم اور برادری کے دباؤ سے۔ کوئی آبائی تقلید اور رسم و رواج کی پابندی کوئی کسی حاکم کی خوشنودی وغیرہ کے لیے نیک کام کیا کرتا ہے۔ جو کہ دراصل کوئی خوبی کی بات نہیں ہوا کرتی۔ اس لیے انبیاء علیہم السلام وہ بات بتلاتے ہیں۔ کہ جس سے طبیعت تو مضایقہ کرے۔ مگر شریعت حکم کرے۔ کہ ایسا کر اور پھر نفس پر زور دیکر اُسے وہ کام کرنا پڑے۔ جو کہ عند اللہ موجب ثواب و برکت ہو۔

ملاین ایک شہر مدینہ طیبہ کے شمال مغرب کیطرف تھا۔ وہاں کے نبی حضرت شعیب تھے۔

اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ قوموں میں ایک عام مرض ہوتا ہے۔ کہ خدا کی عبادت اور طاعت سے نفرت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک نبی کی اوّل دعوت یہی ہوتی ہے۔ کہ ... اعبدوا اللہ۔ اللہ کی عبادت کرو۔

ولا تنقصوا المکیال یہ خاص مرض کیطرف توجہ دلائی جو کہ قوم میں پھیل گیا تھا۔ کہ ناپ اور تول میں خیانت کرتے تھے۔

اوفوا المکیال وفاداری سے ناپ پورا ... کرو

بقیت اللہ خیر لکم نیک نیتی اور خدا کی فرمانبرداری سے جو نفع تم کو پہنچے۔ وہ تمہارے لیے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

اصلوٰتک تامرک یہ ایک ہنسی کا کلمہ ہے۔ جو اُن لوگوں نے کہا۔ کہ کان۔ آنکھ۔ ناک وغیرہ تو تیرا وہی ہے۔ جو ہمارا ہے۔ ہاں فرق یہ ہے۔ کہ تو نماز پڑھتا ہے۔ شاید اُس سے تجھے یہ وہم ہوا ہے۔ کہ ہمارے باپ دادا کی راہ سے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ ہمیں نقصان ہو۔

رزقنی منہ رزقا حسنا شعیب علیہ السلام ان کے وہم کا جواب دیتے ہیں۔ کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ اگر ہم ناپ اور تول لوگوں کو پورا دیں اور خیانت نکریں۔ تو کام نہیں چلتا۔ دیکھو میں بھی تو رب کا کہا مانتا ہوں اور مجھے تم سے عمدہ روزی ملتی ہے۔ کہ نہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ جھوٹ اور فریب کے بجائے کام نہیں چلتا۔ غور کریں۔

وما ارید ان اخالفکم ... الخ میرا یہ ارادہ نہیں۔ کہ تم کو ایسی بات کہوں جس پر میں خود عمل در آمد نہیں کرتا ہوں۔

ان یصیبکم مثل ما اصاب یہاں ان کے معنے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لیے آیت کے معنے ہوگئے۔ اے قوم میری ساتھ ضد کی وجہ سے تم خدا سے قطع تعلق نکرو۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ کہ قوم نوح وغیرہ کیطرح تم پر بھی عذاب ہو۔

لولا رھطک اگر ہمیں تیری برادری اور قوم کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے سنگسار کرتے ورنہ تو تو ہم پر کسیطرح بھی کوئی زور نہیں رکھتا

قال یقوم ارھطی اعز علیکم من اللہ ... الخ شعیب نے جوابدیا۔ کہ اے قوم میں تو خدا کا بنتا ہوں اور قوم کی مجھے پرواہ نہیں۔ تم خدا کا لحاظ تو کرتے نہیں اور قوم کا کرتے ہو۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی سلوک کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا۔ کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہجاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیجاویں۔ اور اسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا ۔ (ایڈیٹر)

سَأَلَ النَّبِيَّ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ۔

افضل ایمان کا مرتبہ آدمی کو اس وقت ملتا ہے جب خدا واسطے محبت اور خدا واسطے عداوت ہو۔ اور ہر دم اللہ تعالےٰ کا نام زبان پر ہو۔ اور یہ مرتبہ اس حالت میں حاصل ہوتا ہے۔ کہ جب اپنا فایدہ دوسروں کے فایدے میں۔ اور اپنا نقصان دوسروں کے نقصان میں سمجھ عمل کرے۔

نوٹ: چونکہ اشتہار الوصیت کیخاطر چھپے ہوئے صفحہ اخبار سے نکالے گئے تھے اس لئے درس قرآن شریف کی ترتیب اس دفعہ بدل گئی ہے رکوع ۶-۷ آئندہ نمبر ان کے ہمراہ ارسال ہوں گے۔

کیا کوئی انسان آسمان پر جا سکتا ہے؟

مرسلہ عالیجناب محمد عظیم صاحب جو کہ اُن کے ایک دوست نے ان کو لکھکر ارسال کیا تھا

اس سوال کی زیادہ واضح صورت جس سے بہت سے لوگ دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں یہہ ہے کہ کیا خدا تعالےٰ جو قادر مطلق خدا ہے اُسکی قدرت سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی انسان کو آسمان پر لیجاوے۔ سو واضح ہو کہ فی الحقیقت یہ سوال صفات آلہیہ کے متعلق ہے کہ جسکی حقیقت نہ سمجھنے سے دنیا میں طرح طرح کی بداعتقادیاں اور بدعقیدے پھیلے ہوئے ہیں ہر ایک گندے سے گندا فعل جسکو ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اسکا محرک ہمیشہ ایک بدعقیدہ ہوتا ہے اور یہ بدعقیدہ دراصل ایک جھوٹی صفت اللہ پر عقیدہ رکھنے کا نتیجہ ہوتا ہے سو درحقیقت سچا مذہب اور سچا عقیدہ حقیقی صفات اللہ کے سمجھنے پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ بیان کیا ہے بلکہ اگر صفات اللہ کے مسئلہ کو بخوبی سمجھ لیا جاوے۔ اور اسکو اپنے لئے کلید راہ قرار دیا جاوے تو کوئی دقیق سے دقیق مسئلہ ہمارے راہ میں نہیں آسکتا جو صاف نہ ہو جاوے۔ مسلمانوں میں بہت سی غلط فہمیاں ان صفات کے نہ سمجھنے سے پیدا ہو گئی ہیں۔ مثلاً اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک قرآنی تعلیم صفات الٰہیہ کے متعلق ہے اور ہر ایک امر کو اس کے ماتحت لانے کی کوشش کیجاتی ہے بعض نادانوں نے تو یہاں تک غلو کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور اگر یہ نہ مانا جاوے تو یہ ایک طرح آیت مذکورہ بالا کا بطلان ہے۔ یہ سب باتیں عدم فہم کا نتیجہ ہے حقیقت حال یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے صفات دو طرح قرآن کریم سے ظاہر ہوتے ہیں اول تو سو کے قریب اسماءِ حسنیٰ قرآن کریم نے تجویز کئے ہیں اور ان کے علاوہ بعض سنن الٰہیہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے جن سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالےٰ کیا کرتا ہے اور پھر ساتھ ہی فرما دیا ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ یعنے جو سنن الٰہیہ ہیں وہ اٹل ہیں اور ہمیشہ اسیطرح واقعہ ہونگی اور ان میں تبدیلی ناممکن ہے پھر بعض تنزیہہ افعال وصفات ہیں یعنے جو امور خدا تعالےٰ کے شان کے شایاں نہیں انکو لفظ سبحان کے ساتھ قرآن نے ذکر کر دیا ہے۔ یعنے بعض امور جو خدا تعالےٰ کیطرف منسوب کئے گئے ہیں تو قرآن کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ ان امور سے پاک ہے یعنے خدا تعالےٰ نے وہ امور پسند ہی نہیں کئے۔ یا اس کی صفات کے شایاں نہیں سو اگر ہم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے معنے اسقدر وسیع کریں گے کہ ہم خدا تعالےٰ کیطرف ہر ایک فعل منسوب کریں تو پھر ہمکو ماننا پڑیگا کہ وہ اپنی سنن میں تبدیلی بھی کریگا۔ اور ایسا ہی اور امور بھی اس سے سرزد ہونگے جنسے قرآن نے خدا تعالےٰ کی پاکی ظاہر کی ہے مثلاً قرآن میں یہ آیا ہے کہ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنے ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے مگر عذاب سے پہلے رسول بھیجتے ہیں اب کیا خدا تعالےٰ کی قدرت نہیں کہ جب چاہے کسی قوم کو عذاب بھیجکر ہلاک کر دیوے وہ ایسا کر سکتا ہے کہ وہ قادر ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ ہمارا مالک ہے ہم اُسکے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ کیوں ایسا نہیں کرتا اس لئے کہ ایسا پسند نہیں کیا۔ اس نے اپنی سنت یہی مقرر کی ہے کہ عذاب بھیجنے سے پہلے رسول بھیجے۔ یہ سنت اٹل ہے اسلئے جیسے کہ ہم یہہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ قادر مطلق ہے اور وہ قدرت رکھتا ہے کہ بلا رسول بھیجے عذاب بھی بھیجدے لیکن اس نے ایسا پسند نہیں کیا۔ اس نے اپنی سنت ایسی ہی مقرر کی ہے اور وہ اپنی سنت کے برخلاف نہیں کیا کرتا سو اس اصول پر ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ ہر ایک فعل پر قادر ہے اور جو چاہے وہ کر سکتا ہے البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ایسے امور نہیں کریگا کہ جسکے متعلق اس نے اپنی ایک سنت قائم کر دی ہے اور وہ سنت صریح نص قرآن سے ثابت ہے اور ایسا ہی وہ افعال نہیں کریگا کہ جس سے اس نے اپنی پاکی ظاہر کر دی ہے علاوہ ایسا ہی وہ افعال بھی نہیں کریگا جو اس کی صفات کے برخلاف ہیں ان امور کے نہ کرنے سے عدم قدرت ثابت نہیں ہوتی مثلاً اس مسئلہ زیر بحث میں ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس کی قدرت کاملہ سے ہرگز مشکل نہیں کہ وہ انسان کو بجسد عنصری آسمان پر لیجاوے اور ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس امر پر قادر ہے البتہ اگر قرآن سے یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے بنی آدم کے لئے آسمان پر جانا پسند نہیں کیا۔ یا ایسے کرنے سے خدا تعالےٰ نے پاکی ظاہر کی ہے تو پھر ہمارا ایمان یہ ہونا چاہیئے کہ باوجود قدرت کاملہ الٰہیہ کے انسان آسمان پر نہیں جا سکتا البتہ اگر قرآن کریم خاموش ہو اور اس معاملہ پر کچھ بھی نہ کہے تو ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایسا کریگا یا اس نے کبھی ایسا کیا۔

خدا تعالےٰ نے انسان کے متعلق جو مختلف نقش اسکی زندگی اس کی ابتدا، اس کی پیدائش اس کی معاد کے متعلق قرآن کریم میں کھینچے ہیں وہ قطعی ہیں اور ہر ایک انسان پر اور ہر ایک بنی آدم پر حاوی ہیں کوئی شخص یا کوئی انسان جو آدم کی اولاد میں ہے۔ وہ اون قواعد سے خالی نہیں اور ان پر ان سنن الٰہیہ کا اطلاق ہے جو قرآن کریم نے انسان اور بنی آدم کے متعلق کھینچدی ہیں۔ مثلاً بنی آدم کے متعلق قرآن کریم ایک موقعہ پر ایسا فرماتا ہے

فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَفِیْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ

یعنے اسی زمین پر بنی آدم نے زندگی بسر کرنی ہے اور اسی ہی زمین میں اس نے مرنا ہے اور اسی زمین میں سے وہ نکالا جاویگا زبان عربی میں واقف لوگ خوب جانتے ہیں کہ فیہا اور منہا کا پہلے ذکر کرنا تخصیص کر دیتا ہے یعنے ایک قسم کے ...... Exclusive معنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنے تین امور کا جو انسان کے متعلق ذکر کیا ہے ان کو زمین کے ساتھ خاص کر کے

اور کسی جگہہ سے قطعاً انکار کر دیا ہے اگر فیہا لعد میں آتا تو پھر یہ معنے ہو سکتے تھے کہ تم اس جگہ بھی زندگی بسر کرو گے اور کہیں اور بھی کر سکتے ہو۔ لیکن فیہا کے تقدم نے قطعیت کا رنگ دیدیا اور اس آیت نے فیصلہ کر دیا کہ آدم کی اولاد اپنی کل زندگی اسی زمین اور نہ کسی اور جگہہ بسر کر کے اسی زمین میں ہی مریگی اور پھر اسی ہی زمین میں سے انکا حشر ہوگا اب یہ ایک سنت اللہ جو خدا تعالےٰ نے انسان کی زندگی انسان کی موت اور انسان کی بعث بعد الموت کے متعلق ظاہر کی ہے اور وہ قطعی ہے ہم ایمان رکھنے کو طیار ہیں کہ کسی انسان کا کوئی حصہ زندگی قدرت قاعدے کے ماتحت اس زمین سے کہیں اور جگہ بسر ہو۔ لیکن ہم کیوں ایسا ایمان نہیں رکھتے کیونکہ یہ اس سنت خدا تعالےٰ کے برخلاف ہے جو اس آیۃ شریفہ میں کھلے طور سے ظاہر ہوتی ہے۔ اب اگر زید یا بکر یا عمر انسان ہے اور آدم کی اولاد سے ہے تو پھر وہ اس قاعدہ مذکورہ بالا کے ماتحت اگر اپنی زندگی کا کوئی حصہ اس زمین سے باہر جا کر نہیں گذار سکتا اور نہ وہ یہ کر سکتا ہے کہ کچھ حصہ یہاں رہے اور کچھ حصہ آسمان پر جا کر رہے اور پھر زمین پر آ کر بقیہ زندگی گذارے اور مرے۔ کیونکہ **فیہا تحیون** نے قطعیت اور خصوصیت کیساتھ فیصلہ کر دیا کہ حیاتی کے دن ابن آدم نے اسی زمین میں اور کہیں اور نہیں ختم کرنے ہیں۔ نادان ہے وہ شخص جو عدم علم و معرفت کے باعث بول اٹھتا ہے کہ فلاں شخص آسمان پر ہے اور یہ قادر مطلق خدا کی قدرت کاملہ سے ہے اس نے خدا تعالےٰ کو وہ امر منسوب کیا جو خدا تعالےٰ نے کرنا پسند نہیں فرمایا۔ وہ بیشک قادر مطلق ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اس کی سنت قدیمہ یہی چلی آئی ہے یا دوسرے لفظوں میں اس نے انسان اور بنی آدم کو اس انداز پر بنایا ہے کہ وہ اس زمین میں رہے اور باہر نہ جاوے اس آیت بالا کے مقاصد کا تکرار قرآن کریم نے اور مواقعہ پر بھی کیا ہے اور وہ یہہ ہیں۔ **منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم**

ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ اس کے علاوہ قرآن کریم نے ایک اور موقعہ پر قطعاً اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے بہ تقاضائے ربوبیت بنی آدم انسان کو اس زمین کیلئے رکھا ہے اور انسان کو زمین سے جدا کرنا اپنی منشا اور اپنی مشیت کے خلاف بیان کیا ہے اور اس اصول کی تشریح میں خود سنت نبوی ثابت ہے۔

پندرھویں سیپارہ کا شروع سورہ بنی اسرائیل سے ہوتا ہے اور اس سورہ کا شروع معراج سے بھی ہوتا ہے اس سورہ کے نویں رکوع میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ ہمارے رسول پاک کے مقابل کفار نے چند امور کا مطالبہ کیا اور یہ آ کر کہا۔ کہ ہم تجھ پر اور تیرے خدا پر ایمان نہیں لاویں گے جب تک کہ تو ہمکو بعض امور کو نہ دکھلائے مثلاً یہ کہ انہوں نے چاہا کہ نبی کریم ان کے سامنے زمین سے چشمہ نکالدے یا ایک کھجوروں اور انگوروں کا باغ لگا دے۔ یا آسمان کو ان پر گرا دے یا خدا تعالےٰ کو اور اسکے فرشتوں کو مقابل میں ان کے لے آوے یا۔ **او ترقیٰ فی السماء** (یعنے چڑھ جا تو آسمان میں) **ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ**۔ نہ صرف تیرا چڑھ جانا ہی کافی ہے بلکہ چڑھنے کے بعد تو آسمان سے ایک کتاب لیکر اترے اور وہ ان پر پڑھی جاوے۔ یہ چند مطالبات تھے جو قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ کفار عرب نے ہمارے نبی کریم صلعم سے طلب کئے اور کہا کہ یہ نشانات ہمکو دکھلا دو تو ہم ایمان لاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان مطالبات کو گنا اور پھر خود نبی کریم کو جواب سکھلایا اور وہ یہہ ہے **قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا** (کہدے رب میرا پاک ہے نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا۔ قرآن کریم نے اور موقعہ بھی بیان کئے ہیں جہاں معجزات اور نشانوں کا مطالبہ رسول اکرم صلعم سے کفار نے کہا۔ لیکن ان مواقع پر جو جواب سکھلایا ہے۔ وہ یہ نہیں۔ وہاں صرف یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی

انبیاء سے مطالبہ معجزات کیا گیا۔ لیکن معجزات دیکھکر ان لوگوں کو فائدہ نہ ہوا۔ ایسا ہی اس موقعہ پر بھی نشان دیکھکر یہ لوگ راہ راست پر نہ آویں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ مواقع اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ معجزات ایسے طلب کئے گئے ہیں جو نشانات کسی سنن اللہ کے برخلاف نہیں ہوئے یا ان کا دکھایا جانا ممکن تھا۔ لیکن چونکہ ان نشانات کے دکھلانے سے کوئی عملی فائدہ مرتب نہ ہوتا تھا اس لیئے اللہ تعالےٰ نے بھی جواب دیا کہ ان نشانات کے دیکھنے کے بعد بھی یہ لوگ بے ایمان ہی رہینگے اس لیئے ہم نشان ان کو نہ دکھلاویں گے لیکن ان نشانات کے مطالبہ پر یہ فرمایا۔ کہ **سبحان ربی**۔ ان لوگوں کو کہدے کہ وہ جو میرا رب ہے وہ ایسے نشان دکھلانے سے پاک ہے اب قرآن کریم نے لفظ سبحان کا استعمال کیا ہے اور جو قرآن کی طرز کلام سے واقف ہیں وہ خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جو امر اپنے شان کے شایاں خدا تعالےٰ نہیں سمجھتا وہاں لفظ سبحان قرآن میں استعمال ہوتا ہے یہاں لفظ رب کا جو قرآن نے استعمال کیا ہے یہ نہیں ہے کہ قل سبحان مالکی یا الٰہی یا خالقی وغیرہ وغیرہ۔ قرآن نے جو لفظ رب استعمال کیا ہے اس سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ جو امور مطالبہ شدہ ہیں ان کو صفت ربوبیت سے خاص تعلق ہے نہ کسی اور صفت سے اور یہ ہے بھی سچ۔ کیونکہ جن جن امور کا کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ یا تو وہ خوراک وغیرہ کے متعلق تھے یا رہائش کی متعلق یا فطرت اور خلقت انسان کے متعلق۔ وہ سب ربوبیت کے ماتحت ہیں۔ اور خاصکر رسول اکرم کا آسمان پر جانا اور پھر آسمان سے کتاب لیکر واپس آنا یہ رسول اکرم کے جسد عنصری کے متعلق تھا۔ کہ جسکی ربوبیت جن جن امور اور اصولوں پر خدا تعالےٰ نے کی تھی ان امور کے برخلاف تھا کہ وہ بجسد عنصری آسمان پر جا سکیں مثلاً خدا ایک انسان کا بھی رب ہے اور ایسا ہی ایک عقاب کا بھی رب ہے جن جن خوراکوں اور ہواؤں اور پانیوں وغیرہ سے خدا تعالےٰ ایک عقاب کی ربوبیت کرتا ہے اگر

سراج الحق حصہ اول	صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات سے ہیں جنمیں حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود کے دعاوی پر ایک نئے رنگ میں بحث ہے اور حضرت امام اعظم رح اور دیگر آئمہ کبار کا مذہب تشیح میں ثابت کیا گیا ہے	۱/
″ حصہ دویم		
″ حصہ سویم		۲/
″ حصہ چہارم		
″ حصہ پنجم		
وفات مسیح پنجابی نظم۔ پنجابی کا مشہور شاعر دستور ات بہر		

محامد المسیح	حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب۔	۲/
شہادت نامہ	حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب کا بزبان پنجابی بردزن ہیر ہونیوالی	زیر طبع
اسلام اور اسکا بانی	یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو کہ بی اے کورس میں ہے	۲/

ابطال الوہیت مسیح	حضرت مولانا نور الدین صاحب کی تصنیف رد نصاریٰ میں	زیر طبع
ادعیۃ قرآن کریم مترجم منظوم	من تصنیف قاضی ظہور الدین صاحب اکمل احمدی گولیکی۔ ضلع گوجرات۔	زیر طبع
درثمین چھپا ہوا شرائف	عجیب و غریب کارڈ سائز سے بھی چھوٹی۔ عمدہ اور واضح خط	۱۲/

اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیوار پر جو کہ مردقت مشرق لدہ پر نکلتے رہے	زیر طبع
سلاسل الفضائل عربی۔ اردو۔	۲/
سلاسل التعلیم عربی۔	۱/
سیرت النبی۔	″
الہامی دعا اسم اعظم۔	″
خطبات کریمیہ — مجموعہ خطبات مولوی عبد الکریم صاحب۔	۴/

حیرت کی حیرانی

یہ ہے حیرت صاحب کی زبان درازی جس پر اس ناخدا ترس انسان نے بہت زور دیا ہے اب اس کے جواب میں حیرت صاحب ذرا اس ترجمہ کو جسے تم اپنی طرف منسوب کرتے ہو کھولکر سامنے رکھ لو۔ اور جو حوالہ جات میں دیتا ہوں ان کو یکے بعد دیگرے دیکھتے جاؤ۔ صرف ترجمہ کا حوالہ دینے سے تاویلوں کی بہت کچھ گنجائش باقی رہجاتی اس لئے میں نے حاشیہ کے حوالے دئیے ہیں اور حاشیہ قرآن کی بابت آپکا یہ بیان ہے "ترجمہ کے ساتھ علیحدہ حاشیہ پر کلام پاک کی تفسیر لکھی گئی ہے اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ احادیث صحیحہ تفسیر کیجاوے اللہ تعالیٰ نے اس میں کامیاب کیا۔ اور ایسی تفسیر بالحدیث لطیف بامحاورہ آجتک اسلامی دنیا میں نہیں لکھی گئی تفسیر بالحدیث کے متعلق جہانتک ہوسکا کوئی پہلو نہیں چھوڑا ہے" محض آپکے اس دعوے کی وجہ بمفصلہ ذیل حوالجات حاشیہ قرآن سے دئیے جاتے ہیں۔

(۱) پارہ ۴ سورہ آل عمران صفحہ ۷۳۔ چونکہ احد کی لڑائی میں مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا تھا ستر آدمی شہید بھی ہوئے تھے۔ اسلئے حق جلشانہٗ ان کی تسکین کی غرض سے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ تم سے پہلے اور امتیں بھی گذر چکی ہیں یعنے انبیا علیہ السلام کے متبعین کو اسی قسم کی مصیبتیں پہلے بھی آچکی ہیں مگر آخیر نتیجہ یہی ہوا کہ منکروں کو شکست ہوئی۔ اور مومنوں کو فتح پھر فرماتا ہے کہ اے مسلمانو کچھ اس نقصان کا خیال نہ کرو اگر تم ایمان پر قائم رہوگے۔ تو ہم تمہیں کو غالب رکھیں گے اور پھر وہ کافر بھی تو بچکر صحیح وسالم نہیں گئے۔ ان کا بھی تو نقصان ہوا وہ بھی تو مارے گئے اب فرماتا ہے کہ کبھی کبھی کفار کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا دینے میں ہماری چند مصالح ہیں (۱) پکے اور سچے مسلمانوں کا امتیاز ہو جاوے (۲) بعض مسلمانوں کو شہادت کا رتبہ ملجاوے (۳) اللہ مسلمانوں کو صاف کردے۔ یعنے اگر ان سے گناہ ہوگئے ہوں تو ان کو معاف فرمائے (۴) انبیا کے دشمنوں کو مٹاوے۔ اس لئے کہ خدا کے دوستوں کا جس جگہہ خون گرا ایک عجب رنگ ہوا وہاں کے آدمی کیا زمین تک برباد کردی جاتی ہے۔ دیکھو یہی یحییٰ کو انبیا علیہ السلام کے قتل کرنیکا کیا نتیجہ ملا۔ آنحضرت علیہ السلام کی شہادت نے کفار مکہ پر کیسا غضب ڈھایا۔

نوٹ۔ حیرت صاحب نے اس جگہہ عذاب کی جگہ غضب کا اقرار کیا ہے۔

(۲) پارہ ۱۰ سورہ انفال صفحہ ۱۰۲۔ کدا ب آل فرعون۔ کفار بدر کی شکست اور ان کے عذاب دنیوی اور اخروی کے بیان فرمانے کے بعد حق جلشانہٗ نے فرعون کی قوم کا ذکر اسلئے فرمایا۔ کہ ہماری یہ عادت ہمیشہ سے ہے جس قوم کے پاس ہم نے نبی بھیجا اور انہوں نے اس نبی کی پیروی سے انحراف کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ انہیں ہم نے ایسے ہی عذابوں میں مبتلا کیا۔

(۳)۔ پارہ ۱۲ سورہ ہود صفحہ ۲۳۴ ولئن اخرنا کافر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے اور آپ انہیں عذاب الہی سے ڈراتے تو وہ نہایت بیباکی سے کہتے تھے وہ عذاب کیوں نہیں آتا۔ اسے کون چیز مانع ہے ان کے جواب میں حق سبحانہٗ فرماتا ہے۔ جسدن عذاب آجاویگا پھر یہ اس سے بچ نہ سکیں گے۔ اور ان کے مسخرے پن کی سزا ان کو ملجائیگی جس عذاب کے آنیکا اس آیت میں ذکر ہے بعض مفسرین نے اس سے اخروی عذاب مراد لیا ہے۔ اور بعض نے دنیوی عذاب یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کا قتل ہوجانا جس کا ظہور بوجہ احسن بدر میں ہوا

(۴) صفحہ ۲۵۶۔ آیت فاستقم۔ آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کو استقامت کا حکم فرمایا۔ انبیاء سابقین کا ذکر کرکے یہ حکم نہایت حکمت کے ساتھ دیا کہ دیکھو جو نتیجہ ان لوگوں نے استقامت کا پایا وہی تمکو بھی ملیگا۔ اور الحمد للہ کفار پر عذاب الہی نازل ہوا یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے جہنم کو پہونچ گئے اور کچھہ جلاوطن کردئے گئے۔

(۵) پارہ ۱۴ سورہ نحل ۲۹۵ صفحہ۔ الذین تتوفہم۔ جسطرح اگلے کافر سرکشی اور نافرمانی کی بدولت مبتلائے عذاب ہوئے۔ دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی عذاب ہوا۔ اسی طرح تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ مگر وہ کب سنتے تھے بالآخر انہیں بھی وہی روز بد دیکھنا پڑا۔

(۶) پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ صفحہ ۳۵۱۔ آیت افلم یہد لہم۔ اس آیت کے متعلق حاشیہ کے علاوہ ترجمہ میں جو اپنی طرف سے خط وحدانی میں لفظ عذاب لکھا ہے وہ قابل غور ہے تم نے حیرت یہ ترجمہ کیا ہے "اور اگر تمہارے پروردگار سے وعدہ نہ ہوچکا ہوتا اور (عذاب کا) ایک وقت معین نہوتا تو بیشک (ان لوگوں پر اسیوقت عذاب) لازم آتا"

(۷) پارہ ۲۳۔ والصّٰفّٰت صفحہ ۴۹۶۔ وان کانوا۔ اپنے نبی کو تسکین دی اور کفار نابکار کو تہدید فرمائی کہ یہ کافر اپنے نبی کی مخالفت کرکے کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ ہمارا وعدہ ازل میں سابق ہوچکا ہے کہ کفار کے جنگ میں ہمارے نبی ہی کو غلبہ رہیگا۔ اور یہ کافر عذاب کی جلدی کیا کرتے ہیں جب عذاب ان پر اتریگا۔ تو پھر ان کے لیے خیریت نہ ہوگی

(۸) پارہ ۲۴۔ الزمر صفحہ ۵۰۷۔ قل یقوم۔ یہ ایک نہایت خوفناک تنبیہہ اور آیندہ آنیوالی مصیبت کی تہدید ہے۔ کہ اے کافرو تمہارا جو جی چاہے کئے جاؤ عنقریب تمہیں معلوم ہوجائیگا کہ عذاب جاودانی کس پر نازل ہوتا ہے یعنے بہت جلد تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا مگر وہ بدبخت اسپر بھی نہ چونکے اور بمقتضائے وعید الٰہی وہ قہر الٰہی میں آگرے۔ دنیا ہی میں جو ان کی ذلت اور رسوائی ہوئی وہ کیا کم ہے اور آخرت کا عذاب مزید برآں۔

(۹) پارہ ۲۷ سورہ القمر صفحہ ۵۸۲۔ آیت المبارک سیھزم الجمع سے دنیوی عذاب کی طرف اشارہ کیا کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے تم کو شکست ہوگی تمہاری جماعت بھاگ جائیگی چنانچہ یہ پیشین گوئی بحمد اللہ باحسن وجوہ ظاہر ہوئی۔ جنگ بدر میں باوجود اپنی کثرت وقوت چند ضعیف و ناتوان مسلمانوں کے مقابلہ سے پسپا ہو۔ بڑے بڑے سرداران کے

مارے گئے۔ خوب قتل و غارت ہو گئے۔ کیا ان پیشگوئیوں کا

صادق ہونا معجزہ نہیں

نوٹ ۔ من جی معلوم شد حال شما باشندگی۔ یہ شکر کرو کہ مسلمان کے گھر پیدا ہو گئے۔ ورنہ ان پیشگوئیوں پر نکتہ چینیاں کرنے میں ابو جہل کے بھی کان کترتے۔ اور چونکہ بقول خود عالی دماغی تمام جہان کی تمہارے ہی دماغ میں سما کر ختم ہو گئی ہے معترضے آثار انکا شکر ایسی ایسی کہتے۔ کہ کسی عیسائی اور آریہ کے باپ کو بھی نہ سوجھتی۔ تمہاری اس طبیعت کا نمونہ ہم نے ۲۳ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء کے پرچہ سے دیکھ لیا ہے۔ جہاں حضرت اقدس کی پیشگوئیوں پر تم نے نکتہ چینیاں کی ہیں اسلئے اس بارے میں پوری بحث پڑھنے کے واسطے ہمارے رسالہ کے حصہ دوم کا ہونا ضروری ہے حرفہ منتظر کرد۔

(۱۰) پارہ ۲۱۔ سورہ عنکبوت صفحہ ۴۲۳۔ آیت ویستعجلونک بالعذاب منجملہ ان بیہودہ گوئیوں کے منکرین اسلام کی ایک یہ بیہودہ گوئی بھی تھی۔ کہ وہ بطور تحقیر یا بطور مضحکہ یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت آپ عذاب عذاب کا بڑا سبق پڑھتے ہیں ذرا دکھا بھی تو دیجئے۔ کہ عذاب کیونکر نازل ہوتا ہے۔ خداوند تعالےٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ جو قوانین قدرت مقرر ہو چکے ہیں وہ اپنے مقررشدہ وقت پر واقع ہوں گے۔ ذرا ٹھہرے رہو نتیجے دم تو دیکھو۔ عذاب آئیگا اور دفعتہً آئیگا گھبراتے کیوں ہو اگر نیست و نابود نہ ہو جاؤ۔ تو ہمارا ذمہ۔ چنانچہ کلام الٰہی کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور تمام عرب کی سرزمین سے ان کا بیج مارا گیا۔

تلك عشرة كاملة

اب میاں حیرت سنو قبل اسکے کہ میں مزید ریمارکس کروں تمہارے اس مضمون کے وہ الفاظ دوبارہ لکھتا ہوں جنکے ذریعہ سے تم نے حضرت اقدس کو گالیاں دی ہیں اور وہ مفصلہ ذیل ہیں "مرزا صاحب ایسا ہذیان بار ہا بک چکے ہیں۔ مگر حال میں انہوں نے سیالکوٹ میں پھر وہی ہذیان بکا ہے۔ ان الفاظ سے تمام مسلمانوں ہی کی سخت اور درشت الفاظ میں توہین نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ فخر دو جہان حضور انور سرور دو عالم کی بھی بے ادبی کی گئی ہے جس کے پڑھنے سے ایک مسلمان کا دل پارہ پارہ ہو جائیگا۔ اور وہ آٹھ آٹھ آنسو روئیگا کہ اس زمانہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مسلمان ہو کے امت مرحومہ اور نبی معصوم کی خدمت میں ایسی بے ادبی کرتے ہیں اور پھر نجات کے امیدوار رہتے ہیں۔ ان واہیات اور خرافات باتوں کی بنا مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی جان پر وہ ظلم آگ جلا کے تو ڑا ہی کہ جسکی کوئی انتہا نہیں ایسے شخص کی نہ توبہ قبول ہو سکتی ہے اور نہ ایسا شخص نجات پا سکتا ہے۔ بقیناً اب ہم صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ مرزا صاحب مسلمانوں اور اسلام اور حضور انور کے صریح اور تلخ تر دشمنوں میں ہیں اور انکا دشمن ہونا ایسا بدیہی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس شخص کی دشمنی کا ثبوت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگ اپنی غلط فہمی اور شرارت سے اس سلسلہ کو بدنام کرنیکے لئے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں سے بعض آدمی طاعون سے ہلاک ہوتے ہیں میں بار ہا اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں کفار پر جو عذاب آیا تھا وہ تلوار کا عذاب تھا حالانکہ وہ انکے لئے مخصوص تھا لیکن کیا کہہ سکتا ہے کہ صحابہ میں سے بعض شہید نہیں ہوئے گئے اسلئے یہ سچ ہے کہ اس سلسلہ سے بعض لوگ طاعون سے شہید ہوئے ہیں مگر یہ بھی تو دیکھو۔ کہ طاعون کے ذریعہ سے ہمارا نقصان ہوا ہے یا مدعیوں کا ...... باقی آئندہ

كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

یہ ایک آیۃ شریف قرآن مجید کی ہے جو کہ سورہ ہود کے رکوع اول میں درس قرآن میں درج البدر ہو چکی ہے اسکی نسبت منشی محمد حسین صاحب مسافر لاہور سے تحریر کرتے ہیں کہ اسے کھولکر بیان کیا جاوے درس قرآن کے حصہ میں اس کا بہت مختصر بیان ہے جس سے پوری تسلی نہیں ہوتی۔

سو واضح ہو کہ اس آیۃ شریف میں صرف لفظ عرش اور لفظ ماء ہے کہ جس کی نسبت طبائع میں شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں اور بڑی وجہ میرے خیال میں ان شکوک کی یہ ہے کہ عرش کی حقیقت اور کیفیت سے ناواقفیت ہے اور اگرچہ اسپر مختلف تصانیف میں سیر کن بحث ہو چکی ہے لیکن تاہم افادہ ناظرین کیلئے اُسے تکرارًا درج کر دیا جاتا ہے۔

رموز اور اسرار الٰہی سے ناآشنا لوگوں نے عرش کے معنے تخت کے کئے ہیں۔ اور جب خدا تعالےٰ قرآن شریف میں اپنی ذات پاک کی نسبت **ثمّ استوى على العرش** فرماتا ہے تو وہ اس کے یہ معنے سمجھتے ہیں کہ جیسے کوئی بادشاہ اپنے مادی دنیاوی کاموں سے فارغ ہو کر آرام اور استراحت کی غرض سے اپنے تخت پر جا بیٹھتا ہے۔ ویسے ہی خدا بھی تخت پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ اور اسطرح سے اُن کے ذہن عرش کو اور خدا تعالےٰ کی ذات پاک کی نسبت تجسم کو روا رکھتے ہیں جو کہ ظلم عظیم ہے نادان آریہ جنکو الٰہیات اور روحانیات سے کسی قسم کا مس نہیں اور ان کی نظر کلام کی باریک در باریک دقائق اور معارف تک پہونچنے سے قاصر ہے اُنہوں نے بھی اس لفظ کے مفہوم میں سخت ٹھوکر کھائی ہے اور اسی بنا پر اعتراضات کئے ہیں لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ باوجود اپنے اس ہیم کے کہ ہر ایک سچ بات کو وہ قبول کرینگے جب اس کی حقیقت کو کھول کھول کر واضح طور پر بیان کیا گیا۔ تو ان میں سے ایک نے بھی اُسے تسلیم نہ کیا۔ اور سچائی حق کے قبول کرنے کے انہوں نے اپنا نیم یہ قرار دیا ہے کہ صرف اعتراض ہی کی بار بار تکرار کیجاوے۔ حالانکہ انصاف کا یہ تقاضاء تھا۔ کہ جب عرش پر اول اعتراض کیا تھا۔ تو جو اس کا جواب اور حقیقت بتلائی گئی تھی اس میں کسی قسم کا سقم بتلایا جاتا۔ اور یہ ثابت کیا جاتا کہ عرش کے اس مفہوم میں مجیب نے فلاں فلاں امر کو تو ثابت کر دیا ہے اور فلاں امر قابل ثبوت ہے۔ مگر یہ تو وہ کرے جسے حق اور راستی سے پیار ہو۔ جن کا شیوہ ہی عیب چینی اور ہنر کو بھی عیب قرار دینا ہے ان کو اس نیک اصول کی پابندی سے کیا فائدہ۔

بہرحال اس آیت کریمہ میں ایک تو اصل عرش پر بحث ہے پھر ماء کی بحث ہے جس کے معنے رقیق سیال مادہ کے ہیں جس میں ہمیں دکھانا پڑیگا کہ یہ مخصوص زمین اپنی موجودہ شکل سے پہلے ایک رقیق سیال مادہ تھا۔ اور خدا کی تجلی اس پر جلوہ گری کر رہی تھی۔ علاوہ اس بحث کے اسمیں ایک اور روحانی لطیفہ ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کا تعلق جسم کی نسبت روح سے زیادہ ہے۔ جیسے انشاء اللہ آیندہ نمبروں میں اسی ترتیب سے بیان کریں گے۔ کہ روحانی معنے میں **كان عرشه على الماء** سے کیا مراد ہے ✣

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمن کا تقرر منشی ابو عبد العزیز صاحب دہلی سے اطلاع دیتے ہیں کہ اب وہاں باقاعدہ طور پر انجمن قائم ہو گئی ہے منشی محمد اسمٰعیل صاحب ایڈیٹر رسالہ المنصور و مصنف شہادۃ آسمانی وغیرہ سیکرٹری اور میر قاسم علی صاحب خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔ اس سے پیشتر جمعہ نہیں ہوتا تھا مگر اب باقاعدہ طور پر میر صاحب موصوف کے مکان پر ہوتا ہے۔ ہر ماہ کے آخری آتوار کو ایک خاص میٹنگ ہوا کریگی۔ تاکہ جو لوگ جمعہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اسمیں شامل ہو جایا کریں۔ اور یہ اول موقعہ تھا۔ کہ عید کی نماز میں احمدی جماعت دہلی نے الگ ادا کیں۔ عید الفطر میں صرف ۳ اصحاب شامل تھے مگر عید الضحٰی میں پندرہ نمازی تھے۔ نماز کے بعد چند مختلف مدوں کا چندہ جمع کیا گیا۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ انجمن احمدیہ دہلی کے قیام اور اسمیں برکت کیلئے دعا فرماویں۔

میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے بلاد اور امصار میں بھی جہاں اس قسم کی باقاعدہ انجمن قائم نہیں ہے ہمارے جوشیلے بھائی اسی قسم کی انجمنیں باقاعدہ مقرر کر کے قومی وحدت اور اتفاق کا ثبوت دینگے انجمنوں کے مشترکہ مشوروں اور چندوں سے سلسلہ کو بہت امداد ملتی ہے مجھے اس امر کی کمال خوشی ہوتی ہے کہ منشی اور مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھ کی تحریک اب عملی رنگ اختیار کرتی جاتی ہے۔

قادیاں آنیوالوں کی سہولت اکثر احباب جو کہ قادیاں آتے اور بعض اوقات اہل و عیال بھی ہمراہ لاتے ہیں انکو یہاں مکان کی تکلیف ہوتی ہے ایسے احباب کی سہولیت کا اسطرح سے انتظام ہو گیا ہے کہ ابو سعید عرب صاحب رنگونی ثم قادیانی نے ایسے اصحاب کے لئے ایک حویلی کے کرایہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو صاحب اپنی راحت اور آرام کو مدنظر رکھکر کوئی علٰحدہ مکان چند روزہ رہائش کیلئے قادیاں میں چاہیں وہ عرب صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں مکان عمدہ ڈھائی منزل پختہ عمارت اور وسیع ہے۔

معائنہ مدرسہ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۵ء کو عالیجناب رائے آنند کشور صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ فرمایا ✣

وفات ۔ محبی منشی نواب الدین نائب شرف سر الوالی کی ہمشیرہ جو کہ احمدی جماعت میں داخل تھیں ۱۵ ماہ فروری سنہ کو انتقال فرما گئی ہیں۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ جملہ احباب احمدیہ نماز جنازہ ادا فرما کر مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت چاہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

اور محبی الہ داد خانصاحب موضع محالوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر لکھتے ہیں کہ حکیم غلام علی صاحب عالم فاضل و حکیم حاذق احمدی مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۰۵ء بروز یکشنبہ اس دار فانی سے انتقال فرما گئے ہیں لہذا بخدمت جمیع احباب سلسلہ عالیہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ حکیم صاحب موصوف کا نماز جنازہ ادا فرما کر مرحوم کیلئے دعائے مغفرت چاہیں۔ اور ان کے پس ماندگان کے حق میں بھی دعائے خیر کریں ✣

بزم احمدی

احمدی خاتون ۔ مسماۃ جن کے اخبار کی قیمت عالیجناب قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار بھاگ نے اپنی جیب سے ادا کرنی چاہی ہے ان کے اس نیکی کے بدلہ میں تحریر کرتی ہیں کہ خداتعالےٰ قاضی صاحب کو ترقی ایمان دیوے اور عاقبت بخیر کرے اس سے پیشتر وہ نصف قیمت اخبار کی ادا کر چکی تھیں وہ کارخانہ کی طرف سے ان کو واپس کیجاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ حضرۃ اقدس کی زیارت کے لئے قادیان آنا چاہتی ہیں۔

کیا عمدہ ہو۔ کہ اگر ہمارے ذی استطاعت احباب اپنی غریب احمدی بھائیوں کو زاد راہ دیکر حضرت امام الزمان سے ملاقات کروا دیا کریں۔

مرزا اتیاز بیگ صاحب رئیس کلانور تحریر فرماتے ہیں کہ کرشن اوتار کی مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے۔ گذارش ہے کہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے اب کتاب **کشف الاسرار** کو قریبا ختم کر لیا ہے۔ اور مولانا صاحب کا قلم حسن قسیم کا زبردست ہے کیسے مبارک جانتا ہے اور وہ کتاب شائع ہو کر ہدیہ ناظرین ہوگی۔ ہاں بذات خود بھی اس کے متعلق ہیٹر جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

نامہ نگار اصحاب کو اس میں شک نہیں کہ یہ ضرور جوش ہوتا ہے کہ ان کا مضمون بہت جلدی شائع ہو جاوے۔ لیکن کارخانہ اسکا پابند ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مضمون جس ترتیب سے آتے ہیں وہ بھی مدنظر ہوتی ہے۔ اور پھر ضرورت بھی دیکھی جاتی ہے اور کارخانہ اس امر کا پابند ہرگز نہیں ہے کہ ہر ایک مراسلہ ضرور شائع کر دے۔ مگر ہمارے احباب جو للہ قلم اٹھاتے ہیں وہ تو عنداللہ اجر کے مستحق ہو جاتے ہیں پھر تاخیر و تعجیل کی شکایت مناسب نہیں۔

نامی محبی نادر خاں انسپکٹر پولیس تحریر کرتے ہیں۔ کہ احمدی احباب کو قرضہ دینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کیجاوے۔ میری رائے میں انکا یہ سوال بہت قبل از وقت ہے۔ ابھی قوم کی حالت اسکی متحمل نہیں اور نہ وہ اسباب موجود ہیں یہ وقت تو چاہتا ہے۔ کہ واقرضو اللّٰہ قرضاً حسنا۔ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللّٰہ جہانتک ہو سکے قادیانی ضروریات میں دل کھولکر روپیہ صرف کریں۔ خدا ہر ایک کے اخلاص کے لحاظ سے پورا اجر دیدیگا۔

استفسارات کے جواب میں بھی حتے الوسع ترتیب مدنظر رکھی جاتی ہے

مفت اخبار۔ شیخ محمد یوسف صاحب نے جس اخبار کی قیمت ادا کی تھی وہ ڈنگہ میں ایک صاحب کے نام جاری ہو چکا ہے اور فضل محمد خان صاحب کیطرف سے چونکہ ابھی قیمت کا انتظار ہے۔ اس لئے اس کے وصول ہونے پر کسی اور صاحب کی درخواست پر توجہ کی جاویگی۔

مذہبی اور قومی تعصب

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تعصب ایک بری صفت ہے اور یہ انسان میں ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی شے ہے جو کہ انسان کی فطرت میں مرکوز ہے۔ اور خدا کی تخلیق ہے۔ اور خدا نے ہر ایک شے کو حق اور حکمت سے پیدا کیا ہے۔ لہذا اسکا انسان میں ہونا حکمت سے خالی نہیں ہے ہر ایک شے کا بے محل استعمال اسے مذموم بنا دیتا ہے ایسا ہی اگر تعصب کو بھی بے محل استعمال کیا جاوے تو یہ مذموم ہے لیکن اگر محل پر استعمال ہو تو قوم کے عروج اور اقبال کا باعث بھی یہی ہوتا ہے۔

اسوقت مذہبی اور قومی تعصب جو سنوں پر ہے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق تعصب جو برتا جا رہا ہے جسمیں صرف دوسرے مذاہب کے لوگ ہی داخل نہیں بلکہ دنیادار بھی داخل ہیں پس ظاہر ہے کہ جب یہ حال ہے تو سوائے احمدی جماعت کے خواندہ دوستوں کے اور کون البدر کو خرید سکتا ہے اس لئے دنیاداروں اور دوسری قوموں کے مقابلہ پر ہمارے دوستوں میں ایک جائز تعصب کی اشد ضرورت ہے جسکے جوش میں وہ کسی احمدی بھائی کو بھی اس پرچہ کی خریداری سے خالی نہ رہنے دیں۔ غیر اقوام کا تعصب نفسانیت پر مبنی ہے۔ لیکن احمدیوں کا تعصب چونکہ للہیت کا رنگ رکھتا ہے اس لئے وہ اس میں عنداللہ ماجور ہو سکتے ہیں۔

ایک احمدی بہن نے حیدرآباد دکن میں .... ہفتہ گذشتہ میں یہ خواب دیکھا۔ کہ ایک عورت بھنڈارے کی مسجد کے دروازے پر لٹکائی گئی ہے۔ (یہ مسجد حیدرآباد دکن میں ہے) اور اس کو ایک شخص جو اسکا خاوند ہے یا کوئی اور بے سخت مار رہا ہے۔ یہانتک کہ اسکا سر کاٹکر پھینکدیا ہے اور دھڑ لٹک رہا ہے۔ اور بڑا مجمع اسکے گرد ہے۔ جب اس شخص سے پوچھا گیا۔ کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ حضرت امام مہدی مرزا غلام احمد امام قادیانی تشریف لائے ہیں اور یہ اسکی منکر تھی تو اسکی یہی سزا تھی

درخواست دعاء

بابو قادر علی صاحب ریکارڈ کیپر مدراس سے درخواست کرتے ہیں کہ گناہ سے بچا رہنے کی استطاعت حاصل ہونے کی ان کے حق میں دعا فرمائی جاوے اور چند ایک ابتلاء ان کو درپیش ہیں اللہ تعالےٰ انہیں صبر عطا فرماوے اور انجام بخیر ہو

بابو نورالدین صاحب کلرک ڈاکخانہ گوردا سپور تحریر کرتے ہیں کہ انکا بھائی تپ دق سے بیمار ہے۔ بقوت امکان اسکی صحت کیلئے دعا فرمائی جاوے۔

خود میری اہلیہ بعارضہ بخار مبتلا ہیں درخواست ہے کہ اس کے حق میں صحت کی دعا فرمائی جاوے۔ (ایڈیٹر)۔

بشارت علی خاں صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر لوہارو امتحان تار میں کامیابی کیلئے دعا کے خواستگار ہیں۔

استفسارات اور انکے جوابات

بابو غلام غوث صاحب گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک اپنے بھائی گرداور کسی زمیندار کے ہاں سے سفر و حضر میں روٹی تک نہیں کھاتے۔ اور لسی بھی اگر وہ پیش کریں تو نہیں پیتے۔ جیسے کہ ایک بار ان کے پیٹ میں سخت درد ہوئی۔ تو ایک زمیندار نے اجوائین دی مگر جب تک اس نے اس کے عوض ایک پیسہ نہ لے لیا۔ تب تک گرداور صاحب نے اسے اپنے نفس پر حرام جانا

جواباً گذارش ہے کہ اسمیں کسی قسم کا تشدد نہیں پایا جاتا۔ بلکہ یہ سب کچھ تقوےٰ کے خیال پر مبنی ہے۔ جس حالت میں کہ زمینداروں کو گرداوروں سے ناجائز فوائد اٹھانے کی آرزو رہتی ہے۔ تو اگر ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی رغبت سے نفس کو بچانے کیلئے پرہیز کیا جاوے تو حرج نہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تقوےٰ اور شئے ہے اور فتوےٰ اور شئے ہے۔ فتوےٰ عام ہوتا ہے۔ اور تقوےٰ کا تعلق ہر ایک شخص کی اپنی نفس کی حالت او نیت سے ہے۔ حالانکہ فتوےٰ محض معمولی حالات کی بنا پر دیا جاتا ہے۔ جہانتک میرا خیال ہے۔ گرداور صاحب کا یہ فعل تقوےٰ پر مبنی ہے۔ اور نفس کے ساتھ ایک مجاہدہ ہے۔ اور لوگوں کیلئے ایک قابل اتباع نمونہ ہے بشرطیکہ اسکے ساتھ ترش روئی نہ ہو۔ اور بلا اس قسم کی تعلقات کے پھر بھی وہ اپنے وجود کو جائز طور پر اپنی متعلق سوسائیٹی کے لئے مفید ثابت کریں امانت کا جواب آئیندہ درج ہوگا۔

چراغ الدین صاحب احمدی خریدار ۳۹۴۔ اگر ملازمت کی ایسی صورت ہے کہ انسان کو ہر روز ہیڈ کوارٹر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ تو وہ سفر ہی ہے خواہ کئی ماہ تک رہے۔ اور ان کا اختیار ہے۔ اگر چاہیں تو دوگانہ ادا کرتے رہیں۔

حافظ احمد دین صاحب چک سکندر جس عورت کا خاوند چار سال سے مفقود الخبر ہے۔ اسے اختیار ہے کہ عدالت سے اجازت حاصل کر کے نکاح کرے۔ ۴ ماہ عدت کے ضرور گذارے۔ موطا میں حضرت عمر کا یہ فیصلہ ہے

علی محمد صاحب اور محمد ظہیر الدین صاحب کے استفسار کا جواب انشاءاللہ آئیندہ نمبر میں دیا جاویگا۔

مختلف نوٹ

آریہ غور کریں۔ اخبار ہندوستان ہتکاری کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ سورہ بقر کے شروع میں الٓمٓ لکھکر پھر آیت شروع کی گئی ہے اصل میں اوم تھا جو کہ سنسکرت کے ہر منتر کے شروع میں لکھا جاتا ہے۔ اسکی عربی شکل بنانے کیلئے و کو ل سے بدلا گیا ہے۔

اگرچہ یہ ایک دعوےٰ ہے جس کا کوئی ثبوت دیگر شواہد علم اللسان سے نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم سردست اس بحث کو نظر انداز کر کے آریوں سے پوچھتے ہیں

کہ جب الم بہ تغیر یہ شکل اوم ہی تھا تو تمہارے مہاشوں نے جھک مار کر اسپر اعتراض کیوں کیا۔ اور یہ بات جو تم کو اب سوجھی۔ اعتراض کرتے وقت کیوں نہ سوجھی۔ مگر نادانستگی میں کسی کندہ ناتراش نے لے سے محل اعتراض بنایا تھا۔ تو کاش ہتکاری ہی اس کی تغلیط کرتا۔ تاکہ مسلمان اس اعتراض کے جواب پر قلم نہ اٹھاتے یہ مشتے بعد از جنگ آریوں کا حقہ ہے۔

کیا ہتکاری اسپر غور کرینگے۔ اور اپنے پہلے بیانات و اعتراض کو جو حروف مقطعات پر تھے۔ واپس لینگے۔ ہرگز نہیں کیونکہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اگرچہ سماج کا نیم تو ہے۔ کہ راستی کو قبول کرینگے۔ مگر یہ حرف قول ہے نہ کہ عمل۔

تغیر موسم۔ سرجان ایلیٹ مشہور عالم حوادث موسم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آفتاب کے داغ کا اثر موسم پر ضرور پڑا کرتا ہے اس لئے خیال کیا گیا ہے کہ موجودہ سردی اور آسمان کے ابرآلود رہنے کا باعث وہ داغ ہے جو کہ حال میں سورج میں دیکھا گیا ہے

پونا کے رصدگاہ نے اسے آفتاب کے جنوبی نصف کرہ میں معلوم کیا ہے۔ اور صبح نو بجے سے پیشتر ایک ایسے شیشے کے ذریعہ جسپر کاجل لگا دیا گیا ہو نظر آسکتا ہے۔

شق القمر۔ جیسے سورج میں ایک بڑا بھاری داغ دیکھا گیا ہے ایسے ہی حال ہی کی تحقیقات سے چاند میں ایک شگاف اسی (۸۰) میل لمبا اور چند فیٹ چوڑا معلوم ہوا ہے جو کہ حال میں پڑا ہے۔

قانون قدرت کی حد بست کرنیوالے اور خداتعالےٰ کے قادرانہ تصرفات سے منکر لوگ غور کریں۔ کہ کیا اس کے کارخانہ میں کسیکو دخل ہے انسانی کوشش صرف اسقدر تھی۔ کہ تغیر کے وجود کو معلوم کرے۔ مگر کیا اب وہ اس شگاف اور گڑھے کو پر کر سکتی ہے ہرگز نہیں۔ پس سوائے عجز اور انکسار کے اور کیا چارہ ہے

یہ تبدیلیاں جو اسوقت نظام فلکی میں ہو رہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بین نشان ہیں کیونکہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے تغیرات فلکی کے وقت ایک انقلاب عظیم دنیا میں ہوتا ہے جیسے کہ پ ۱۳ ع ۱۹ میں ہے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموٰت وبرزوا للّٰہ الواحد القہار وتری المجرمین مقرنین فی الاصفاد ..... الخ اس ..... سے یہ امر ظاہر ہے کہ موجودہ حالت موسم کی خدا کی صفت قہاریت کی خبر دے رہی ہے اور آثار بھی اس قسم کے نظر آتے ہیں کہ سردی سے تمام فصلیں خراب ہو گئی ہیں۔ جس سے سخت قحط کا اندیشہ ہے اور صحت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے جس سے کثرت اموات کا احتمال ہے اور یہ وہی اصفاد و زنجیریں ہیں۔ جن میں المجرمین نے جکڑ کر رہ جانا ہے۔ مبارک وہ جو پاک تبدیلی اور خدا سے صلح کرے۔

کتابی ضمیمہ

اس ہفتہ بھی ادعیہ قرآن شریف کتابی شکل میں ہدیہ ناظرین کیجاتی ہیں اور اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یہ سلسلہ کتابی شکل کا سردست بلا امتیاز ہر ایک خریدار البدر کو دیا جاتا ہے لیکن جس وقت قرآن شریف کی کل دعائیں ختم ہو جاوینگی۔ تو پھر یہ ضمیمہ کتابی شکل کا صرف ان لوگوں کیخدمت میں ارسال ہوا کریگا۔ جو کہ تین روپیہ سالانہ پر البدر کے خریدار ہیں اس لئے جن احباب نے ڈھائی روپیہ سالانہ چندہ منظور فرمایا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ سال بھر ضمیمہ ان کیخدمت میں پہنچتا رہے۔ تو وہ اجازت دیں۔ کہ آٹھ آنہ کا وی پی ان کیطرف ارسال کیا جاوے

صفحہ ۳ پر جو الوصیت کا مضمون حضرت امام الزمان علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ احمدی احباب کو چاہیئے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی کے خیال سے اپنے اپنے اخراجات پر چھپوا کر اسے اپنے شہروں اور گاؤں میں مفت تقسیم کریں۔ تاکہ کوئی ہلاک ہوتی ہوئی روح ان کے ہاتھ سے بچ جاوے

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر۔ طبی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور ہر رنگ ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گنٹھیہ۔ خارشت۔ داد۔ اکوت۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ فواسیر۔ برگنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ اکسیر حیات یعنی نمک نباتات

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و ہچکی و بھوک پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا...... کر کے از سر نو طاقت بخشنے والا۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونو میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ خوراک ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۶/ ۔ قیمت دو شیشی عہ ۔ تین شیشی ۳/ ۔ چار شیشی ۴/ ہے۔ ۸ شیشی للعہ۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۱۲ خوراک یعنے آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ عہ ہزار ہا آدمیوں نے کامل فایدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فایدہ اوٹھایئے۔ ایسے معمولی نمک نہ سمجھیئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فایدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ اور بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ و پیچش اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گنٹھیہ۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارۃ۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھات بہکر جانا۔ سوداوی امراض مثل آتشک و زاک اور جلدی امراض مثل خارشت و داد و سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری۔ دباؤ گولہ وغیرہ کو حکمی فایدہ بخشتا ہے بچوں کے دانت نکلنے کے وقت انہیں نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوۃ اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے انکی اصلی قوۃ اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے۔ تو قریب ڈہائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارۃ و حافظہ و دل کا درد کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۶ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۰/ ۔ گنٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع۔ کیسی ہی سخت تکلیف وہ گنٹھیہ یا وجع المفاصل یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۰/ ۔ آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری۔ اصلی ماميرا اور ایک سو مفید و مقوی البصر ادویات و مکحول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑوال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶/ ۔ دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انمیں کسی طرح کی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر انکی دانشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز لیجئے۔ پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے کیسا ہی درد ہو۔ فوراً دفع ہو جائیگا۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگینگے۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور سوڑھوں کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور منہ و زبان کے نالوں کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶/ ۔ علاوہ ازیں آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ درد شانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم۔ پھوڑے کے لئے مرہم عنبر۔ غرض مختلف امراض کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں۔ جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسہ کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔ جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام پتہ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اسکو بھی لکھیئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم۔ میڈیکل ہال۔ مقیم گنج۔ شہر بنارس۔ نوٹ۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط بھیجکر فیصلہ

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیاں۔

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں اور ان پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوا ہیں۔ یہ حبوب خاص کر حق میں نوجوانوں کے اکسیر کا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور دل کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف ہے

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرہ کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر مشک مروارید طبی ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا۔ دھند۔ غبار۔ شبکوری۔ ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے۔ ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

کشف الاسرار اور ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آویں

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا